

## ہماری ذمہ داریاں، منشیات

اور

## بچونکی صحت مند نشوونما

ہم سب ایسے درختاں اور خوشحال معاشرے کی تعمیر اور تشکیل کے لئے کوشاں ہیں جو غربت، جہالت، بیماری، ناخواندگی، بے راہ روی، بے روزگاری اور منشیات سے پاک ہونے کے ساتھ ساتھ بہتر قیادت، روشن مستقبل اور خوشگوار زندگی کا امین ثابت ہو۔ تاکہ ہماری آئندہ نسلیں خوشحالی اور کامرانی سے ہمکنار ہو سکیں۔ لیکن یہ خواب جب ہی شرمندہ تعبیر ہو سکتا ہے۔ جب کہ ہم اپنی بھرپور توجہ اپنے بچوں کی مناسب دیکھ بھال اور بہتر نشوونما پر صرف کریں۔ یہی وجہ ہے کہ باشعور معاشرے میں بچوں کی تعلیم و تربیت صحت اور دیکھ بھال پر سب سے زیادہ توجہ دی جاتی ہے۔ تاکہ آئندہ آنے والی نسلیں تندرست و توانا باصلاحیت اور قابل رشک ہوں اور اپنی ذمہ داری احسن طرح سے سنبھال سکیں۔

یوسف نے اپنی سالانہ رپورٹ "دنیا کے بچونکی حالت ۱۹۸۶ء میں اس بات کو مرکزی اہمیت دی ہے کہ بچے کی ذہنی و جسمانی نشوونما اور ملک کی سماجی و اقتصادی ترقی کے مابین ایک گہرا تعلق ہے "صحت کی بنیادی نگہداشت اور پرائمری تعلیم پر جو رقم خرچ ہوتی ہے وہ پیداوار اور اقتصادی ترقی میں نمایاں اصناف کا باعث بن سکتی ہے۔ اس لئے صحت کے مراکز اور اسکولوں، پر خرچ کی جانے والی رقم کو سرمایہ کاری کے زمرے میں شامل کیا جاتا ہے" (۱)

یوں تو معاشرے میں بچوں کو نشوونما اور تعمیر شخصیت کے لئے بہت سے ادارے مختلف نوعیت کی خدمات انجام دے رہے ہیں۔ لیکن ان سب میں خاندان کی افادیت و اہمیت دنیا کے تمام معاشروں میں ازل سے رہی ہے اور ابد تک رہے گی۔ "خاندان فرد کی نشوونما بالیدگی اور تعلیم و تربیت کی اولین درگاہ ہے اور یہ معاشرے کی ایسی ضرورت ہے جو ارتقاء حیات کے ہر دور میں موجود رہی ہے" (۲)

خاندان ہی کے اندر رہ کر اراکین خاندان سیرت و کردار کی جملہ صورتوں سے روشناس ہوتے ہیں۔ اور خاندان ہی

کے ویلے وہ معاشرے کی قدروں کو اپناتے ہیں۔ اور والدین اپنے بچوں سے توقع کرتے ہیں کہ وہ خاندان اور ان کے لئے باعث افتخار ہوں۔ خاندان کا ڈھانچہ معاشی، معاشرتی اور حیاتیاتی عوامل کے باہمی آمیزش سے ابھرتا ہے۔ خاندان ہی بچہ بچی پیدا ائس اور پرورش کے ضروری وظائف کو پورا کرتا ہے ہمارا معاشرہ اس لحاظ سے خوش قسمت ہے کہ ایک فرد کی تمام زندگی خاندان سے وابستہ رہتی ہے اور پیدا ائس سے لیکر موت تک اسی کے گرد گردش کرتی ہے ایک فرد باہمی سیل جول، رہن سہن، لین دین اور معاشرتی طور طریقے اپنے خاندان ہی میں سیکھتا ہے۔

بچے کے ابتدائی زندگی کے چند سالوں میں والدین ہی اسکے لئے سب کچھ ہوتے ہیں۔ اور وہ ان ہی سے مانوس ہوتا ہے۔ لیکن جب بچہ اسکول جانا شروع کرتا ہے تو اس کا دائرہ کار اور معاشرت بڑھ جاتا ہے۔ اب والدین کے ساتھ ساتھ بچے کے تعلقات اس کے ہم جماعت بچوں، دوستوں اور اساتذہ بھی ہوتے ہیں۔ تاہم والدین کی شخصیت اس کے لئے بڑی اہمیت کا حامل ہوتی ہے۔ جو پوری طرح بچے کی شخصیت پر اثر انداز ہوتی ہے والدین کے بعد بہن بھائی عزیز واقارب اور گھریلو ماحول بچے کی نشوونما اور تربیت کیلئے بنیادی حیثیت رکھتے ہیں۔

اگر گھریلو ماحول پر سکون سماجی اور معاشی طور پر آسودہ اور خوشگوار ہوگا تو بچے کی شخصیت میں نکھار پیدا ہوگا۔ اور جب وہ بڑا ہوگا تو ایک باصلاحیت فرض شناس اور ذمہ دار شہری بنے گا۔ بصورت دیگر اس کی شخصیت باغی اور منفی سوچ کی مالک ہوگی۔

حالیکہ ایک سروے کے مطابق آسٹریلیا کے والدین کو اپنے والدین سے یہی شکایت ہے کہ ان کی اولاد بہت بد تمیز اور خود سر ہو گئی ہے۔ کھانا بالکل نہیں مانتی اور بے راہ روی کا شکار ہو گئی ہے۔ ایسے والدین یہ کیوں نہیں سوچتے کہ کوئی بھی بچہ پیدا ائس بد تمیز یا خود سر نہیں ہوتا۔ بلکہ والدین کی عدم توجہی اور لاپرواہی، والدین کا روز روز کا لڑنا جھگڑنا، ساس بھو کی لڑائی یا پیسے کی دوڑ میں آگے نکلنے کی دھن۔ یہ سب باتیں بچے کو والدین سے دور کرنے میں معاون کردار ادا کرتی ہیں۔<sup>(۳)</sup>

اسی طرح والدین کے باہمی تعلقات پر ہونے والی ایک تحقیق سے پتہ چلتا ہے کہ والدین کے درمیان ہونے والے جھگڑے خواہ وہ معمولی نوعیت کے ہوں یا اہم ترین ہمیشہ بچوں کے ذہن پر کبھی نہ ٹپنے والے نقوش چھوڑتے ہیں۔ بچہ بچی موجودگی میں ہونے والے والدین کے تمام جھگڑے بچوں کی شخصیت پر براہ راست دیر پا اثرات چھوڑتے ہیں۔ ایسے گھرانے جہاں معمولی معمولی باتوں پر اکثر تکرار اور جھگڑے کا ماحول رہتا ہے وہاں رہنے والے تمام افراد ذہنی دباؤ کا شکار ہو جاتے ہیں۔ اس ذہنی دباؤ سے بچہ بچی شخصیت منتشر ہو جاتی ہے۔<sup>(۳)</sup>

ایسے گھرانے جہاں بچے والدین کے باہمی اختلاف کے زیر اثر عدم تحفظ کا شکار ہو جاتے ہیں۔ تو ایسے بچے اکثر اوقات گھروں سے غائب رہتے ہیں۔ اور عام مشاہدے میں یہ بات آئی ہے کہ ناپختہ ذہنیت، برے دوستوں کی صحبت ان کو متعدد سماجی برائیوں کی جانب راغب کرتی ہے ان برائیوں میں منشیات کی لعنت ہمارے معاشرے میں بڑی تیزی سے پھیل رہی ہے۔

منشیات عصر حاضر کا سب سے اہم سماجی مسئلہ ہے جو کہ بڑی تیزی سے معاشرے کو اپنی گرفت میں لے رہا ہے۔ اور اعلیٰ تعلیم یافتہ نوجوان جو منشیات کے عادی ہیں۔ آج معاشرے کے لئے رحمت کے بجائے زحمت بنتے جا رہے ہیں۔ منشیات صرف پاکستان کیلئے ہی باعث خطرہ نہیں بلکہ پوری دنیا اس کی لپیٹ میں ہے۔ اور اس وقت برا کے بعد افغانستان افیون پیدا کرنے والا دوسرا بڑا ملک ہے "گذشتہ سال افغانستان میں ۶۳۰ میٹرک ٹن افیون پیدا ہوئی۔ ایک اندازے کے مطابق منشیات فروش اس وقت دنیا بھر میں ایک کھرب بائیس ارب ڈالر سے زیادہ رقم اس گھناؤنے کاروبار سے کما رہے ہیں" (۵) جہاں تک منشیات کے استعمال کا تعلق ہے تو "ایک محتاط اندازے کے مطابق اس وقت پاکستان میں ۲۰ لاکھ نوجوان اور بچے منشیات کے استعمال کے باعث زندہ درگور ہو گئے ہیں، کراچی، حیدرآباد، سکھر، لاہور، راولپنڈی، پشاور اور کوئٹہ کی سڑکوں پر ایسے بے حال اور بد حال نوجوان گھومتے نظر آئیں گے" (۶) اگر پاکستان کے ارباب اختیار اور سماجی تنظیموں نے اس لعنت کی تجارت اور اسمگلنگ کی روک تھام کرنے کو شش نہیں کی گئی "تو صرف دو سال کے اندر منشیات کے استعمال کرنے والوں کی تعداد چالیس لاکھ تک پہنچ جائے گی" (۷)

ان حالات میں جب نشہ کی وبا مسلسل پھیل رہی ہو اور دنیا کی بڑی طاقتیں بھی اس پر قابو پانے میں اپنے آپ کو بے بس سمجھتی ہوں تو پھر سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اس لعنت سے کیسے چھٹکارا حاصل کیا جائے۔ اس سے بچنے کے لئے بہتر طریقہ یہ ہے کہ کم از کم ہم اپنے خاندان کے افراد بخصوص بچوں پر خصوصی توجہ دیں تاکہ ہمارے بچے اس لعنت سے محفوظ رہ سکیں۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ ہم اچھی طرح سمجھ لیں کہ منشیات کیا ہے عالمی ادارہ صحت کے مطابق "منشیات ایسی چیز ہے جو کہ انسانی وجود میں داخل ہونے کے بعد شخص کی چال کو بدل دے" (۸)

رابرٹ ایم جیولین (Rabert M Julien) کے خیال کے مطابق "مشکلات الجھنوں اور زندگی کی حقیقتوں سے فرار پانے کی غرض سے ایسی نشہ آور چیزوں کا استعمال جن کی وجہ سے انسان اپنے گرد و پیش سے بے خبر ہو جاتے کو نشہ کرنا کہتے ہیں۔ نشہ کے بعد انسان سمجھتا ہے کہ اسے مشکلات سے نجات مل گئی۔ یہ عجیب و غریب طریقہ ہے

یہی احساس اسے نشے کا عادی بنا دیتا ہے۔ اس سے رفتہ رفتہ ذہنی اور نفسیاتی تبدیلیاں پیدا ہونے لگتی ہیں اور پھر نشہ آور اشیاء سے چھٹکارا مشکل سے مشکل تر ہوتا چلا جاتا ہے۔<sup>(۹)</sup>

بالفاظ دیگر ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ منشیات کا استعمال ایسا زہر کا قتل ہے جو کہ آج کے ترقی یافتہ معاشرے میں ہر طبقہ اور ہر عمر کے افراد کو اپنی گرفت میں لے کر ان کی زندگی کو تاریک اور بے رنگ کر رہا ہے۔ اس کے اثرات ہماری سماجی و اقتصادی زندگی پر بھی پڑ رہے ہیں۔ ہم دیکھ رہے ہیں کہ ہماری پیداواری صلاحیتیں دن بدن کم ہوتی چلی جا رہی ہیں۔ اور ہم غیر ملکی قرضے کے بوجھ تلے دبتے چلے جا رہے ہیں۔ چونکہ ان "نشہ بازوں میں ۳۱% کا تعلق ۲۰ سے ۲۵ برس کے نوجوانوں میں سے ہے"<sup>(۱۰)</sup>

جو کہ ملکی تعلیم و ترقی میں بھرپور کردار ادا کرنے کے بجائے اپنی نوجوانی کو داؤں پر لگا دی ہے۔ نہ صرف یہ بلکہ اپنے خاندان کے لئے اقتصادی بوجھ اور رسوائی کا سبب بنا ہوا ہے۔ ایک اخباری اطلاع کے مطابق ہمارے ملک میں غریب اور صاحب ثروت نشہ باز اس وقت منشیات کی خریداری پر مجموعی طور سے تقریباً تیس ارب روپے دھوئیں کی نظر کر دیتے ہیں۔

"یہ تخمینہ اس طرح لگایا گیا ہے کہ منشیات کے عادی ۲۳ لاکھ افراد میں سے ہر ایک اندازے کے مطابق اوسطاً ایک ہزار پچاس روپے خرچ کرتا ہے چنانچہ تیس دنوں کو رقم سے ضرب دیکر حاصل ضرب کو بارہ سے ضرب دیا جائے تو ایک سال میں ہونے والے اخراجات تیس ارب کی رقم سامنے آجاتی ہے"<sup>(۱۱)</sup>

ذرا سوچئے اگر یہ رقم عوام کی فلاح و بہبود اور ملکی تعمیر و ترقی پر صرف کی جائے تو ہمارے معاشرے میں خوشحالی کا انقلاب برپا ہو سکتا ہے۔ ان حالات میں جب کہ منشیات کی روک تھام کے تمام اقدامات بے معنی ہو کر رہ گئے ہیں۔ ہم پر ہماری ذمہ داری آتی ہے کہ اپنے بچوں اور عزیز واقارب پر عمیق نظر رکھیں کہ وہ کبھی منشیات کے چنگل میں تو نہیں پھنس گئے۔ اس لئے ہمیں چاہئے کہ ہم اپنے بچوں کی تعلیم و تربیت پر بھرپور توجہ دیں نہ صرف یہ بلکہ اپنے آس پاس پرٹوس پر بھی نظر رکھیں آخر وہ بھی اس چمن کی معصوم کلیاں ہیں۔ ان کے ساتھ شفقت سمہردی، پیار و محبت اور خلوص سے پیش آئیں اور ان کی حرکات و سکنات پر گہری نظر رکھیں۔ ان سے ان کی مصروفیات کے بارے میں تبادلہ خیال کریں۔ تعلیمی اور سماجی دلچسپیوں سے متعلق گفت شنید کریں۔ ان کے دوستوں اور ہمبولیوں کے بارے میں بھی باخبر رہیں۔ چونکہ یہ بات عام ہے کہ "اکثر نشہ کے عادی افراد کہتے ہیں کہ انہیں کسی دوست نے ہیروئن سے متعارف کرایا اور ابتدائی تجرباتی مرحلہ میں مفت میں ہیروئن فراہم کی ان میں سے ۸۹% نے ہیروئن

تفریح اور لطف کے لئے شروع کی" (۱۳) "آجکل منشیات کا کاروبار کرنے والے افراد محلے اور اسکولوں میں ان معصوم بچوں کو بچوں ہی کے ذریعہ مفت میں پڑیا فراہم کر کے نئے کا عادی بناتے ہیں۔

"تحقیقات اس بات کی غمازی کرتی ہیں کہ پانچ سے آٹھ سال کے بچے جو پڑھائی میں عدم دلچسپی کی وجہ سے اسکول سے جاگ جاتے ہیں۔ ان بچوں کا ۵۰٪ تمباکو نوشی کا شکار ہو جاتے ہیں یہ بات بھی تحقیقات سے سامنے آئیں ہیں کہ کوئی نشہ باز ایسا نہیں جس نے پہلے سگریٹ کا نشہ نہ کیا ہو" (۱۴) "اس لئے ہم یہ بات پورے وثوق سے کہہ سکتے ہیں کہ سگریٹ یا تمباکو نوشی منشیات کی جانب پہلا قدم ہے۔ ویسے بھی تمباکو نوشی کچھ کم مضر صحت نہیں۔

۲۰ نومبر ۱۹۹۲ء کو منشیات کے موضوع پر ہونے والے سیمینار کے افتتاحی اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے شہزادی ڈیانانے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا "اپنے بچوں کو اپنے سینے سے لگا کر رکھیں ان کو پیار دیں تاکہ وہ منشیات سے بچ سکیں۔ بچے نہ تو کوئی مسئلہ ہیں نہ مصیبت اس لئے والدین کو ان کا خیال رکھنا چاہئے۔ اس بدلتی دنیا میں ہم بچوں کی صحیح تربیت کر کے ہی ان کو منشیات سے بچا سکتے ہیں۔" (۱۵)

برطانیہ کی شہزادی ہونے کے ناطے بھلا دنیا کی کون سی نعمت ہے جو کہ اس کے بچوں کو میسر نہیں۔ اس کے باوجود شہزادی ڈیانانے بچوں کی نگہداشت کے بارے میں اس نوعیت کے خیالات اس بات کی غمازی کرتے ہیں کہ موجودہ حالات میں جب کہ انسان بے پناہ سماجی و اقتصادی مسائل میں گھیرا ہوا ہے اسے اپنے بچوں کی تعلیم و تربیت پر بھرپور توجہ دینی چاہئے۔ آج کی تھوڑی سی توجہ ہمیں اور ہمارے بچوں کو آنے والے مصائب سے محفوظ رکھ سکتی ہے۔

## والدین کی ذمہ داریاں

بچہ ایک نرم چھڑی کی مانند ہوتا ہے۔ آپ جس طرح چاہیں اسے موڑ سکتے ہیں۔ اسلئے ہمیشہ ان کے ساتھ پیار اور محبت سے پیش آئیں۔ انہیں اظہار خیال کا موقع دیں۔ تاکہ ان میں اعتماد پیدا ہو۔

\* بچے چونکہ ناہنر ذہنیت کے مالک ہوتے ہیں۔ اس لئے وہ جلد ہی بری صحبت کا شکار ہو سکتے ہیں۔ جوان کو منشیات کی جانب بھی لے جا سکتی ہے لہذا اپنی مصروفیات میں سے کچھ نہ کچھ وقت بچوں کے لئے ضرور نکالیں۔ اور ان سے تعلیم۔ کھیل کود۔ اور دیگر دلچسپ موضوع پر تبادلہ خیال کریں۔

\* اسکول جانے والے بچوں کے والدین کو چاہئے کہ بچے کے اساتذہ سے مسلسل رابطہ رکھیں۔ اور بچوں کی صلاحیتوں، تعلیمی کیفیات و دیگر سرگرمیوں سے اپنے آپ کو پوری طرح باخبر رکھیں۔ اگر بچہ تعلیم میں عدم دلچسپی کا شکار ہو تو

اس کی تمام مصروفیات کا جائزہ لیں۔ بچہ کو اس کی ذمہ داریوں کا احساس دلائیں۔ خاندان اور معاشرے میں اس کی افادیت سے اسے باخبر کریں۔

\* اگر آپ کا بچہ گھر میں افراد خانہ کے ساتھ گھل مل کر نہیں رہتا اور وہ الگ تنگ کمرے، اسٹور یا تنہائی کی جگہ کا مستلاشی رہتا ہے۔ تو اس کے اسباب و علل کا بھی جائزہ لیں۔ چونکہ یہ بات عام مشاہدے میں آئی ہے کہ بچے تنہائی میں بیٹھ کر منشیات کا استعمال کرتے ہیں۔ اور جب نشہ کی حالت میں ہوتے ہیں تو اپنی جسمانی، ذہنی اور جذباتی کیفیات کو چھپانے کی کوشش کرنے کی خاطر تنہائی تلاش کرتے ہیں۔

\* اگر بچہ گھر سے زیادہ وقت غائب رہے تو اس کو پیار و محبت سے سمجھائیں اور گھر میں اسی کی دلچسپی کا اہتمام کریں

\* اگر آپ کا بچہ گھر کی اشیاء یا رقوم چوری کرتا ہے تو وہ کسی بری صحبت کا شکار ہے۔ جو یقیناً اسے نشے کی جانب لے جا رہا ہے۔ اس لئے اس کی حرکات پر گہری نظر رکھیں اور اسے پیار و محبت سے سمجھائیں۔

\* گھریلو ماحول بچوں کی شخصیت پر گہرے اثرات مرتب کرتے ہیں۔ اسلئے بچوں کے سامنے ایسی کوئی حرکات یا لڑائی جھگڑا نہ کریں جو ان کے اخلاق یا ذہن پر منفی اثرات مرتب کرتے ہیں۔

\* بچوں کی مناسب خوراک کا خاص خیال رکھیں۔ چونکہ صحت مند جسم میں ہی صحت مند دماغ پروان چڑھتا ہے اور صحت مند دماغ ہی مثبت سوچ کا ضامن ہے جو معاشرے کو خوشحالی اور کامرانی کی جانب گامزن کرتی ہے۔

اسلئے والدین کی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے بچوں کی صحت مند نشوونما پر بھرپور توجہ دیں۔ تاکہ ان کی زندگی منشیات سے پاک ہو اور وہ زندگی کے چیلنجوں کا مردانہ وار مقابلہ کر سکیں۔ جلد دئے گھر میں روشنی کئے۔ چراغ جلتے نہیں جلائے جاتے ہیں۔

### حوالہ جات

- ۱- "ماہ بزمہ" سکھی گھر لاہور فروری ۱۹۸۶ء۔ فیملی پلاننگ ایسوسی ایشن آف پاکستان
- ۲- مہر النساء احمد، ڈاکٹر "خاندان اور برادری کی نشوونما کراچی: نیشنل بک ٹاؤنڈیشن
- ۳- بشری کوٹہ ۱۹۷۵ء، "بچوں کی بھداشت" کراچی: روزنامہ جنگ ۱۸ اگست ص ۱۹۹۳ء۔ ص ۱۶
- ۴- ہم لوگ جنوری۔ جون ۱۹۹۱ء۔ اسلام آباد تنظیم آبادی۔
- ۵- سید نسیم الحق حفی "منشیات کا سدباب ناگزیر ہے" کراچی: روزنامہ جنگ ۳ دسمبر ۱۹۹۳ء۔
- ۶- آغا سعید حسین "منشیات کی اسمگلنگ اور اسکا انداز" کراچی: روزنامہ جنگ ۲۶ نومبر ۱۹۹۳ء۔

۷- ایضاً

8. W.H.O "Social work and Drug Abuse prevention" *Work shop report on Drug Abuse prevention Eduction* Nathiagali: 6-11 August 1977. P-55
9. Robert M Julien *Aprimer of Drug Action*, 1978, San Fracisco Free man W.H. and Copany P-207

۱۰- زاہدہ حناہ "نرم گرم" ڈرگ مافیا اور تیس ارب، کراچی! روزنامہ جنگ ۵ جولائی ۱۹۹۲ء.

۱۱- ایضاً

۱۲- پاکستان نارکوٹکس کنٹرول بورڈ تدارک استعمال منشیات اسلام آباد! پاکستان نارکوٹکس کنٹرول بورڈ ص-۲۵

۱۳- فوزیہ شاہین۔ "موت کا نشہ" کراچی! روزنامہ جنگ ۲۷ جون ۱۹۹۰ء.

۱۴- ڈیانا شہزادی۔ "جہان نما" منشیات پر سیمینار۔ صدارتی خطبہ لندن۔ بی۔ بی۔ سی۔ ۲۰ نومبر ۱۹۹۲ء.